سلسلہ اصلاحی بیانات
۲۰/۲۱
اللہ کو یاد رکھیں
اپنی موت کو یاد رکھیں
حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہم
میمن اسلامک پبلشرز

فہرستِ مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اپنی موت کو یاد رکھیں

الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ و نؤمن بہ ونتوکل علیہ، ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیٔات اعمالنا، من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ، ونشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ، ونشھدان سیدنا وسندنا ومولانا محمدًا عبدہ ورسولہ، صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلی اٰلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیرًاکثیرا۔

اما بعد!

فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ﴿ولقد آتینا لقمٰن الحکمۃ ان اشکر للّٰہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان اللّٰہ غنی حمید۔ صدق اللّٰہ العظیم﴾ (سورۃ لقمان: ۱۲)

تمہید

یہ سورۃ لقمان کی آیت ہے، اس سورۃ میں اللہ تعالٰی نے اپنے نیک

اور مقبول بندے حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحتیں بیان فرمائی ہیں، مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت لقمان علیہ السلام کا ایک قول نقل کیا ہے، وہ قول یہ ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے چار ہزار پیغمبروں کی خدمت اور صحبت میں رہ کر جو کچھ ان سے سنا اور جو ان کی تعلیمات حاصل کیں، ان کا خلاصہ یہ آٹھ نصیحتیں ہیں:

① پہلی نصیحت یہ ہے کہ جب تم نماز میں ہو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔

② دوسری نصیحت یہ ہے کہ جب تم دسترخوان پر بیٹھو تو اپنے حلق کی حفاظت کرو۔

③ تیسری نصیحت یہ ہے کہ جب تم لوگوں کے درمیان بیٹھو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

④ چوتھی نصیحت یہ ہے کہ جب تم کسی کے گھر جاؤ تو اپنی نظر کی حفاظت کرو۔

ان چار نصیحتوں کے بارے میں پچھلے جمعوں میں عرض کیا جاچکا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

موت یاد رکھنے کی چیز ہے

پھر پانچویں اور چھٹی نصیحت کرتے ہوئے حضرت لقمان علیہ السلام

نے فرمایا کہ دو باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو، اور دو باتوں کو ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ۔ جن دو باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو، ان میں سے ایک موت ہے اور دوسری اللہ تعالیٰ کی یاد۔ لہٰذا موت ہر وقت یاد رکھنے کی چیز ہے، اس کو بھولنا نہیں چاہئے، وجہ یہ ہے کہ عام طور پر انسان اس دنیا میں آکر آخرت کو بھول جاتا ہے، اور دنیا کی محبت اس کے دل میں اتر جاتی ہے، اور دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، اس لئے کہ دنیا کی محبت سے غفلت پیدا ہوتی ہے اور غفلت میں انسان ہر قسم کے گناہ کرلیتا ہے، اب جس درجے کی غفلت ہوگی اسی درجے کے گناہ اس سے صادر ہوں گے اور جیسے جیسے غفلت بڑھتی چلی جاتی ہے ویسے ویسے انسان آخرت سے دور، دین سے دور، اللہ سے دور اور شیطان سے قریب اور گناہوں کے اندر مبتلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس غفلت کو دور کرنے والی اور دنیا کی محبت دل سے نکالنے والی چیز موت ہے، جس کے دل میں جتنا اپنی موت کا استحضار ہوگا، اتنی ہی اس کے دل میں دنیا کی محبت کم ہوگی، اور اتنے ہی اس سے گناہ کم ہوں گے، اور اس کے نتیجے میں وہ کامیاب ہوتا چلا جائے گا۔

موت لذّتوں کو ختم کرنے والی ہے

اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ارشادات میں موت کو یاد کرنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت

(ترمذی۔ صفۃ القیامۃ، حدیث نمبر ۲۴۶۲)

یعنی تم لذتوں کو توڑنے اور ختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کرو۔ موت کو کثرت سے یاد کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کی نعمتیں اور لذتیں جن کے استعمال کرنے سے انسان کا دل غافل ہوجاتا ہے، موت کے تذکرے سے یہ غفلت ختم ہوجائے گی اور یہ لذتیں جائز حد تک رہ جائیں گی۔ بلکہ ایک اور حدیث میں ان الفاظ کے بعد ایک جملہ کا اور اضافہ ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر تم مال کی فراوانی کے وقت میں موت کا تذکرہ کرو گے تو باوجود مال زیادہ ہونے کے وہ مال تمہارے لئے کم ہوجائے گا، اور اگر مال کی کمی کی حالت میں موت کو یاد کرو گے تو باوجود کم ہونے کے وہ مال تمہارے لئے زیادہ ہوجائے گا، یعنی مال تو بہت ہوگا لیکن دل میں نہیں ہوگا۔ اور اگر مال دل کے اندر نہ ہو بلکہ باہر ہو تو پھر وہ روئے زمین کے برابر کیوں نہ ہو وہ بھی کوئی نقصان نہیں کرے گا۔ اور خدانخواستہ اگر مال دل کے اندر ہے اور اس کی محبت دل کے اندر ہے تو وہ مال وبال ہے۔ اللہ تعالیٰ بچائے۔ تو موت کی یاد ایسی چیز ہے کہ اگر بادشاہ کو بھی نصیب ہوجائے تو اس کی سلطنت بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑے گی۔ اگر کسی کے پاس مال کم ہو اور اس حالت میں وہ موت کا مراقبہ کرے، موت کو یاد کرے تو وہ مال اس کے حق میں بہت بن جائے گا۔ اس لئے کہ جب وہ یہ سوچے گا کہ مرنے کے بعد میرا کیا انجام ہونے والا ہے، اور وہاں جاکر مجھے اس مال کا بھی حساب دینا ہے تو وہ قناعت اختیار

کرے گا، اور جو تھوڑا مال ہے اسی کو بہت سمجھے گا کہ بس اسی کا حساب ٹھیک ٹھیک ہوجائے تو غنیمت ہے، اور وہ یہ سوچے گا کہ لوگ جب آخرت میں پہنچیں گے تو جن لوگوں کے پاس مال نہیں ہوگا اور وہ فقیر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہوں گے تو وہ نافرمان مالداروں کے مقابلے میں پانچ سو سال پہلے جنّت میں جائیں گے اور مالدار اپنے حساب کتاب میں لگے ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا کم مال والا غریب آدمی جب موت کو یاد کرے گا تو وہ مال اس کے حق میں کافی ہوجائے گا۔

موت کو یاد رکھنے کے طریقے

بہرحال، یہ موت ایسی چیز ہے جو دل سے دنیا کی محبت کو کھینچتی ہے، اس سے دنیا کی محبت نکلتی ہے، اس سے بڑا فائدہ اور کیا ہوسکتا ہے۔ بہرحال، موت کی یاد بہت کام کی چیز ہے، اس لئے ہر انسان اپنی موت کو یاد رکھے، اس کا تذکرہ کرتا رہے، اور اس کو سوچتا رہے۔ پھر اس موت کو یاد رکھنے کے بہت سے طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ: قبرستان جانا

پہلا طریقہ یہ ہے کہ قبرستان جایا کرے، قبرستان جانے سے انسان کو موت بھی یاد آتی ہے اور انسان کے دل سے غفلت بھی دور ہوتی ہے، دنیا کی محبت نکلتی ہے اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے۔ وہاں جانے سے ہر قبر

انسان کو یہ درس عبرت دیتی ہے کہ دیکھ ہمارے اندر جو لوگ لیٹے ہوئے ہیں وہ تمہاری طرح ایک دن دنیا میں چلا پھرا کرتے تھے، کاروبار کرتے تھے، وہ بھی شادی بیاہ والے تھے، ان کی بھی اولاد تھی، ان کے بھی ماں باپ تھے، ان کے بھی دوست احباب تھے، لیکن آج بے یار ومددگار تن تنہا اپنی اپنی قبروں میں لیٹے ہوئے ہیں اور نہ جانے کس حال میں ہیں۔

قبرستان جانے کا طریقہ

قبرستان جانے کا طریقہ اور ادب بھی یہی ہے کہ جو شخص قبرستان جائے اس کو چاہئے کہ وہ خاص طور پر قبروں کی زیارت کے لئے اور دنیا کی محبت دل سے نکالنے کے لئے اور موت کی یاد تازہ کرنے کی نیت سے جائے یا کسی جنازہ کے ساتھ جائے تو اب وہاں جاکر بلاضرورت دنیا کی باتیں کرنے میں نہ لگ جائے بلکہ وہاں جاکر اپنے مرنے کو سوچے اور اسی جنازے کو سوچے جو ہمارے کندھوں پر ہے اور جس کو ہم قبر میں اتار رہے ہیں کہ کل تک یہ زندہ تھا اور آج ہم اس کو قبر میں اتارنے کے لئے لیجارہے ہیں، اب اس کو قبر میں دفنا کر واپس آجائیں گے۔ اسی طرح ایک دن مجھے بھی قبرستان لایا جائے گا اور اسی طرح قبر میں اتارا جائے گا، اور مجھے دفنا کر لوگ چلے جائیں گے، اس وقت میرا نہ جانے کیا حال ہوگا۔ اس وقت اس قبرستان میں سینکڑوں مسلمان مدفون ہیں، اپنی اپنی قبروں میں ہیں، ان کا کچھ پتہ نہیں کہ کیا حال ہے، ایک دن مجھے بھی اس دنیا کو

چھوڑ کر قبر میں آنا ہے۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دوسرا طریقہ: اپنی موت کو سوچنا

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چوبیس گھنٹے میں سے دس منٹ نکالیں، صبح کے وقت یا رات کو سونے سے پہلے، پھر اس وقت اپنے ذہن کو تمام خیالات سے خالی کر کے اور اپنے آپ کو تمام مصروفیات سے فارغ کر کے اپنے مرنے کو سوچیں، مثلاً پہلے اپنے بیمار ہونے کو سوچیں، پھر اپنی جان نکلنے کو سوچیں، پھر یہ سوچیں کہ اب مجھے غسل دیا جارہا ہے، کفن پہنایا جا رہا ہے، اور گہوارے میں ڈال کر نماز جنازہ کے لئے لیجایا جارہا ہے، اب میری نماز ہورہی ہے، اب لوگ مجھے اٹھاکر قبرستان لیجارہے ہیں، اب مجھے قبر میں اتارا جارہا ہے، اب سلیب رکھی جارہی ہیں، اور گارے سے سلیپ بند کئے جارہے ہیں، اور مٹی ڈالی جارہی ہے اور لوگوں کی باتیں کرنے کی آوازیں آرہی ہیں، اب سورۂ بقرہ کا اوّل و آخر میری قبر پر پڑھا جارہا ہے، اب لوگ واپس جارہے ہیں اور میں اکیلا قبر میں پڑا ہوا ہوں، فرشتے آکر مجھ سے سوال وجواب کررہے ہیں اور مجھ سے جواب نہیں دیا جارہا ہے، قبر میں تنگی ہے، اندھیرا ہے، سانپ اور بچھو چاروں طرف سے نکل کر میرے جسم سے لپٹ رہے ہیں اور مجھے عذاب ہورہا ہے۔ بس یہ سوچیں،

اس سوچنے میں بڑی عجیب وغریب تاثیر ہے، وہ تاثیر یہ ہے کہ اس کے ذریعہ دل سے دنیا کی محبت نکل جائے گی۔ ہمارے دل میں دنیا کے بارے میں جو بڑے بڑے منصوبے ہیں اور ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ ہمارے ذہن میں موجود ہے، تمناؤں اور خواہشات کا ایک سمندر ٹھاٹیں مار رہا ہے، اس سوچ سے یہ سب لہریں ختم ہوجائیں گی، خواہشات کی موجیں ٹھنڈی پڑجائیں گی اور یہ سب منصوبے سرد پڑ جائیں گے اور آخرت کے منصوبے اس کے ذہن میں آنے لگیں گے، آخرت کی تمنائیں اور آرزوئیں اس کے دل میں پیدا ہونے لگیں گی اور وہاں کے اجر و ثواب کی قدر و قیمت اس کے دل میں آنے لگے گی۔ اب اس کا دل یہ چاہنے لگے گا کہ میں یہ نیک کام کرلوں، فلاں نیک کام کرلوں، فلاں گناہ سے بچوں، اور فلاں گناہ سے توبہ کرلوں۔ یہ ہے اس کا عظیم فائدہ اور تاثیر۔

لہٰذا صرف دس منٹ نکال کر اپنی موت کو سوچا کریں، انشاء اللہ یہ دس منٹ ہمارے چوبیس گھنٹے کے لئے چابی کا کام کریں گے، اس کے ذریعہ ہمارے دل میں چابی بھر جائے گی، پھر جہاں بھی جائیں گے، انشاء اللہ یہ موت ہمیں یاد رہے گی۔ شروع شروع میں تو اس کا زیادہ فائدہ محسوس نہیں ہوگا، لیکن جب مسلسل ہم موت کا مراقبہ کریں گے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہم چاہے بازار میں ہوں، یا دکان میں ہوں، یا گھر میں ہوں مگر موت ہمیں یاد رہے گی، اور جتنی موت کی یاد رہے گی اتنا ہی گناہ سے بچنا آسان ہوگا، فوراً موت آکر کہے گی کہ تمہیں مرنا ہے، قبر میں تمہیں یہ عذاب ہوگا، ایسا کام نہ کرو کہ کل کو اس کا بدلہ دینا پڑے۔ بس جس

شخص کے اندر یہ فکر پیدا ہوگئی کہ کل مجھے مرنا ہے اور مرکر جواب دینا ہے، بس وہ سب سے بڑا عقل مند ہے، وہی سب سے بڑا ہوشیار اور سمجھدار ہے۔

عقل مند کون؟

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ سرکار دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ سب سے زیادہ عقل مند اور ہوشیار کون ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جو موت کو یاد کرے اور موت کے بعد کی تیاری کرے وہ سب سے زیادہ ہوشیار اور عقل مند ہے، یہی لوگ ہیں جو دنیا کی نیک بختیاں لیں گے اور آخرت کی بزرگی اور شرافت انہوں نے پائی ہے۔ لہٰذا موت کو یاد کرنے میں دنیا کی بھی کامیابی ہے، مرنے کے بعد کی کامیابی بھی اسی میں پوشیدہ ہے، اس لئے انسان موت کو جتنا یاد کرے گا اتنا ہی اس کو حساب کتاب کا دھڑکا لگا رہے گا، اس کو یہ فکر رہے گی کہ جو کچھ کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا ہے، مجھے کل اپنی قبر میں جانا ہے، میں کسی کی خاطر اپنی قبر کیوں خراب کروں؟ زبان سے کچھ بولے گا تو سوچ سمجھ کر بولے گا، ہاتھ پیر چلائے گا تو احتیاط سے چلائے گا، بات کرے گا تو احتیاط سے بات کرے گا، لین دین کرے گا تو احتیاط سے کرے گا اور اس طرح خود بخود اس کے تمام معاملات میں درستی، تہذیب اور شائستگی آجائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے شرم وحیا کرو

ایک اور حدیث میں آپ نے بہت پیاری بات ارشاد فرمائی ہے جو یاد رکھنے کی ہے، ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جس طرح حیا کرنے کا حق ہے تم اس طرح اللہ تعالیٰ سے حیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جو حیا کرتے ہو وہ یہاں مراد نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا جو حق ہے اس سے مراد کچھ اور ہے، وہ یہ ہے کہ تمہارا سر اور جو کچھ تمہارے سر میں ہے اس کی حفاظت کرو، اور جو کچھ تمہارے پیٹ میں ہے اور اس کے ساتھ جو اعضاء ہیں ان کی حفاظت کرو، اور تم اپنی موت کو اور موت کے بعد ریزہ ریزہ ہوجانے اور اپنی ہڈیوں کے بوسیدہ ہوجانے کو یاد کرو، جب تم یہ کام کرنے لگو گے تو اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا جو حق ہے وہ ادا ہوجائے گا۔

سر کی حفاظت کے دو مطلب

اس حدیث میں جو فرمایا کہ اپنے سر کی اور جو کچھ سر میں ہے اس کی حفاظت کرو، تو سر کی حفاظت کے دو مطلب ہیں، ایک یہ کہ اپنے سر کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے کے سامنے مت جھکاؤ، دوسرے یہ کہ اپنے سر کو تکبر کی وجہ سے اونچا نہ کرو، جو متکبر ہوتا ہے وہ اکڑ کر چلتا ہے،

گردن کو ذرا اونچی کر کے چلتا ہے، ٹوپی بھی بہت اونچی پہنتا ہے، تاکہ وہ لوگوں میں بڑا معلوم ہو، اس لئے فرمایا کہ تکبر کی وجہ سے اپنے سر کو اونچا مت کرو، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے سامنے مت جھکاؤ، اس سر کو صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کے ساتھ جھکنا چاہئے، جب چلیں تو عاجزی کے ساتھ سر جھکا کر چلیں، بیٹھیں تو عاجزی سے بیٹھیں۔

سر کی چار چیزوں کی حفاظت

سر میں جو چیزیں جمع ہیں وہ چار ہیں، تین ظاہر ہیں اور ایک اندر ہے، ایک کان، دوسرے آنکھ، تیسرے زبان، اور جو اندر ہے وہ دماغ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زبان سے کوئی گناہ کی بات نہ کرو، جھوٹ نہ بولو، غیبت نہ کرو، کسی پر الزام نہ لگاؤ، فضول باتیں نہ کرو، گانے نہ گاؤ، کسی پر تہمت نہ لگاؤ، جھوٹی گواہی مت دو، کسی کو دھوکہ مت دو، زبان کو زبان کے گناہ سے بچاؤ۔ اور آنکھ کو آنکھ کے گناہوں سے بچاؤ، مثلاً بد نگاہی اور بد نظری مت کرو، ایسی جگہ مت دیکھو جس کا دیکھنا ممنوع ہے۔ کان کو گناہ کی باتیں سننے سے بچاؤ، کانوں سے گانا نہ سنو، غیبت نہ سنو، کسی کی بُرائی نہ سنو۔

دماغ کی حفاظت

اسی طرح انسان کا دماغ بھی بہت سے گناہ سوچتا رہتا ہے، جتنے خیالات

اور تصوّرات آتے ہیں وہ سب دماغ کے اندر آتے ہیں اور دماغ اندر ہی اندر ان کا منصوبہ بناتا ہے، تمہارے دماغ میں جتنے ناجائز منصوبے اور غلط خیالات آتے ہیں اپنے دماغ سے ان کو نکال دو، ان خیالات کو اپنے دماغ میں مت ٹھہراؤ، ایک طرف سے یہ خیالات آئیں تو دوسری طرف سے ان کو نکال دو، اس لئے کہ نفس و شیطان یہ بُرے بُرے خیالات دماغ میں ڈالتے ہیں لیکن وہ صرف ڈالتے ہیں، وہ خیالات ہوا کے جھونکوں کی طرح آتے ہیں اور جاتے ہیں، اگر کسی نے ان خیالات کو دماغ میں ٹھہرالیا تو پھر گناہوں میں مبتلا ہوتا چلا جائے گا، اس لئے کہ اگر وہ خیال دل میں ٹھہر گیا تو وہ کچھ کروا کر جائے گا اور اگر خیال آیا اور چلا گیا تو پھر اس خیال کے نتیجے میں عمل کچھ نہیں ہوگا، لہٰذا جیسے ہی گناہوں اور بُرائیوں کے خیالات دل میں آئیں تو فوراً ان کو رخصت کردو، ان خیالات کے آنے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا، البتہ ان کے تقاضوں پر عمل کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔ لہٰذا دماغ کو بھی گناہوں سے بچاؤ، آنکھوں کو بھی گناہ سے بچاؤ، کانوں کو بھی گناہوں سے بچاؤ اور زبان کو بھی گناہ سے بچاؤ، یہ ہے سر کی حفاظت۔

پیٹ کی حفاظت

یہ جو فرمایا کہ پیٹ کی حفاظت کرو، تو اس کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ حرام سے اپنے پیٹ کو بچاؤ اور مشتبہ چیزوں سے اپنے آپ کو

بچاؤ۔ اور پھر پیٹ کے ساتھ اور بھی بہت سے اعضاء ہیں، یہ دونوں ہاتھ بھی پیٹ کے ساتھ ہیں، یہ دونوں پاؤں بھی پیٹ کے ساتھ ہیں، انسان کا ستر اور شرمگاہ بھی پیٹ کے ساتھ ہے۔ لہٰذا اپنے ہاتھ کو بھی گناہوں سے بچاؤ، پیر کو بھی گناہوں سے بچاؤ، اور اپنے ستر اور شرمگاہ کو بھی گناہوں سے بچاؤ۔ اس طرح پیٹ اور اس کے ساتھ جو اعضاء ہیں ان کی حفاظت ہو جائے گی۔

تیسری بات جو اس حدیث میں بیان فرمائی وہ ان دونوں کو گناہ سے بچانے کا طریقہ ہے، وہ یہ کہ اپنی موت کو یاد کرو اور مرنے کے بعد اپنے جسم کے مٹی ہو جانے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرو۔ اور جو شخص جتنا اپنی موت کو یاد کرے گا اور اپنے جسم کے ریزہ ریزہ ہو جانے کو یاد کرے گا، اس کے لئے سر کی حفاظت آسان ہو جائے گی اور پیٹ کی حفاظت بھی آسان ہو جائے گی۔

غفلت دور کریں

بہر حال، یہ موت کا تذکرہ بڑی کار آمد چیز ہے، اس وقت ہمارا سب سے بڑا مرض اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے جو بڑے پیمانے پر ہو رہی ہے، اور اس کی وجہ ہماری غفلت ہے اور اس غفلت کی وجہ دنیا کی محبت ہے اور دنیا کی محبت کی جڑ موت کی یاد سے کٹتی ہے، اس لئے موت کا جتنا تذکرہ ہوگا، اتنی ہی ہماری غفلت دور ہوگی، اور جتنی غفلت دور ہوگی اتنی ہی

اطاعت کے جذبات ابھریں گے۔

مراقبہ موت کے چند اشعار

حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مراقبہ اردو میں لکھا ہے، اس کا نام ہے "مراقبہ موت" یہ مراقبہ موت بہت آسان اشعار کے اندر لکھا گیا ہے، اگر کوئی اس کو پڑھ لے تو وہ بھی موت کی یاد دلانے کے لئے نہایت کافی و شافی ہے۔ اس کے ایک دو شعر مجھے یاد آرہے ہیں وہ آپ کو سنا دیتا ہوں ؎

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آکے کیا کیا ستایا
اجل تیرا کردے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے بالا
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حسن ظاہر نے دھوکہ میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جو کھیلوں میں تونے لڑکپن گنوایا
تو بدمستیوں میں جوانی گنوائی
جو اب غفلتوں میں بڑھاپا گنوایا
تو بس یوں سمجھ کہ زندگی گنوائی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ اشعار ایسے آسان ہیں کہ بچے بھی سمجھ لیں، اگر یہ باتیں ہمارے ذہن میں بیٹھ جائیں تو ہماری زندگی جلدی سے صحیح رخ پر آجائے، بہرحال، موت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہئے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی موت یاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اللہ کو یاد رکھیں

مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز
۱۸۸/۱، لیاقت آباد، کراچی ۱۹

فہرست مضامین

صفحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اللہ کو یاد رکھیں

(۲) احسان کر کے بھول جائیں

(۳) دوسروں کی بدسلوکی بھول جائیں

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ
ونومن بہٖ ونتوکل علیہ ونعوذباللہ من
شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من
یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا
ھادی لہ۔ واشھد ان لا الہ الا اللہ

وحده لاشريك له۔ واشهد ان سيدنا
ونبينا ومولانا محمدًا عبده ورسوله۔
صلى الله تعالى عليه وعلى آله
واصحابه وبارك وسلم تسليمًا كثيرا
كثيرًا:

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان
الرجيم' بسم الله الرحمٰن الرحيم' ولقد
آتينا لقمان الحكمة ان اشكرلله' ومن
يشكر فانما يشكر لنفسه' ومن كفر
فان الله غنى حميد صدق الله العظيم۔
(سورۃ لقمان ۱۲)

تمہید

میرے قابل احترام بزرگو! جو آیت میں نے تلاوت کی ہے۔
یہ سورۃ لقمان کی آیت ہے' اس آیت کی تفسیر میں سحبان الھند
حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے حضرت لقمان علیہ السلام کا

ایک عجیب وغریب قول نقل کیا ہے، وہ قول یہ ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے چار ہزار پیغمبروں کی صحبت اور خدمت میں رہ کر جو کچھ ان سے سنا ان کا خلاصہ یہ آٹھ نصیحتیں ہیں :

(۱) پہلی نصیحت یہ ہے کہ جب تم نماز میں ہو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔

(۲) دوسری نصیحت یہ ہے کہ جب تم دستر خوان پر بیٹھو تو اپنے حلق کی حفاظت کرو۔

(۳) تیسری نصیحت یہ ہے کہ جب تم لوگوں کے درمیان بیٹھو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

(۴) چوتھی نصیحت یہ ہے کہ جب تم کسی کے گھر جاؤ تو اپنی نظر کی حفاظت کرو۔

(۵) پانچویں نصیحت یہ ہے کہ موت کو ہمیشہ یاد رکھو۔

ان پانچوں نصیحتوں کے بارے میں گذشتہ جمعوں میں تفصیل سے عرض کر دیا ہے۔

اللہ کی یاد بڑی چیز ہے

حضرت لقمان علیہ السلام نے چھٹی نصیحت یہ فرمائی کہ اللہ

تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھو، یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد کو اپنے دل میں زندہ رکھو، اللہ تعالیٰ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے اسکی معرفت سب سے بڑی نعمت ہے۔ دنیا میں اللہ ہی کو یاد کرنے کیلئے آئے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ کی یاد نصیب ہو جاتی ہے، ان کا یہ حال ہوتا ہے کہ ۔

جگ میں آکر ادھر اُدھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

یعنی جس چیز پر نظر ڈالتے ہیں، بس اللہ تعالیٰ ہی یاد آتے ہیں۔

گلستان میں جاکر ہر اک گل کو دیکھا
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے
خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں

یعنی ہر چیز یہ کہہ رہی ہے کہ آپ موجود ہیں۔ لیکن کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اللہ پاک کو دیکھا ہے، دیکھتا بھی نہیں، اور انکار بھی نہیں کر سکتا۔ بہر حال، اللہ تعالیٰ کی یاد سب چیزوں کی سردار ہے، سب سے زیادہ محبوب ہے، اور سب سے بڑا مقصود ہے

'حضرت مجذوب صاحبؒ فرماتے ہیں۔

یاد میں تیری سب کو بھلادوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹادوں خانہ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگادوں غم میں ترے دل شاد رہے
اپنی نظر سے سب کو گرادوں تجھ سے فقط فریاد رہے
(مجذوب)

اللہ کو یاد کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے

پھر اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے تذکرے سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ کی محبت ساری اطاعتوں کی جڑ ہے' جتنی کسی شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہوگی' اتنا ہی وہ فرمانبردار ہوگا' جوں جوں اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں بھرتی جائے گی' ویسے ویسے اس کے اعضاء وجوارح اور دل و دماغ اسکی اطاعت میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے' اور اللہ تعالیٰ کی محبت اللہ تعالیٰ کی یاد سے پیدا ہوتی ہے۔ اور قرآن وحدیث اللہ تعالیٰ کی یاد کے فضائل سے بھرے ہوئے ہیں۔

ذکر کی مجلس میں فرشتوں کی آمد

ایک حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں جو ذکر کرنے والوں کو اور ایسی محفلوں اور مجلسوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو جہاں ان فرشتوں کو ایسی مجلس نظر آتی ہے تو وہ فرشتے ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ یہاں آجاؤ۔ یہاں آجاؤ' تمہارا مقصود یہاں موجود ہے' تم جس محفل کی تلاش میں ہو' اور جس چیز کو تم ڈھونڈ رہے ہو' وہ یہاں ہے' اللہ تعالیٰ کا تذکرہ یہاں پر ہو رہا ہے۔ بس یہ اعلان سنتے ہی تمام تلاش کرنے والے فرشتے اس طرف لپکتے ہیں اور وہاں جا کر اس مجلس کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں' اور ایک کے اوپر ایک فرشتہ آتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔

فرشتوں سے اللہ تعالیٰ کا سوال وجواب

جب وہ فرشتے مجلس سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچتے ہیں تو باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں' پھر

بھی ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ اے فرشتو! میرے بندے کیا
کہہ رہے تھے ؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے پروردگار عالم!
آپ کے وہ بندے آپ کی پاکی ' آپکی بڑائی ' آپکی حمد اور آپکی بزرگی
بیان کر رہے تھے وہاں ہم بھی جمع ہوئے تھے۔ وہاں سے واپس آپ
کے پاس آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کہ جو بندے مجھے
یاد کر رہے تھے ' اور میرا ذکر کر رہے تھے کیا انہوں نے مجھے دیکھا
ہے ؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں : نہیں ' انہوں نے آپ کو نہیں
دیکھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اچھا اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا
حال ہوگا ؟ فرشتے عرض کریں گے جتنی اب وہ عبادت کر رہے ہیں
اس سے زیادہ آپ کی عبادت کریں ' اس سے زیادہ آپ کی بزرگی
بیان کریں اور اس سے زیادہ آپ کی پاکی بیان کریں۔ (جتنا اس وقت
آپ کا ذکر کر رہے تھے۔ اس سے زیادہ آپ کو یاد کریں۔ اور اس
سے زیادہ وہ آپ پر قربان ہو جائیں)۔ اللہ تعالیٰ پھر سوال کریں
گے کہ اچھا یہ بتاؤ وہ کیا چیز مانگ رہے تھے ؟ فرشتے عرض کریں گے
یا اللہ ' وہ آپ سے آپ کی جنت مانگ رہے تھے اور جنت کا سوال
کر رہے تھے ' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کیا انہوں نے جنت دیکھی

ہے ؟ فرشتے عرض کریں گے کہ اے پروردگار ! انہوں نے جنت نہیں دیکھی ' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر وہ جنت دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہو۔ فرشتے عرض کریں گے کہ یا اللہ۔ اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو اس سے زیادہ اسکو مانگتے جتنا وہ اب مانگ رہے ہیں۔ اور اس سے زیادہ اسمیں دلچسی لیتے ' اور اس کے لئے اس سے زیادہ آپ کی طرف رجوع کرتے ' اور آپ سے اسکی عطا فرمانے کی درخواست کرتے۔

ذکر کرنے والوں کی مغفرت

ہم کہاں اور رب العالمین کی شان کہاں ! ان کی شان رحمت دیکھئے ! اور ان کی رحمان الرحیم ہونے کی شان دیکھئے کہ ان حقیر سے بندوں کے بارے میں کس طرح بار بار فرشتوں سے دریافت فرما رہے ہیں- پھر حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سوال کرتے ہیں کہ اچھا وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے ؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار عالم ' وہ دوزخ سے پناہ مانگ رہے تھے (جہنم سے ڈر رہے تھے) اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے ؟ فرشتے عرض کریں گے کہ انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا۔ حق

تعالیٰ عرض کریں گے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کریں گے یا اللہ! اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو وہ اور زیادہ اس سے بچتے اور زیادہ سے اس سے ڈرتے (اور اس بارے میں وہ اور زیادہ آپ کی بارگاہ میں رجوع کرتے ' توبہ کرتے ' معافی مانگتے ' پناہ مانگتے)۔ آخر میں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ' اے فرشتو! تم گواہ رہنا ' ہم نے ان سب کی مغفرت کردی۔

پاس بیٹھنے والے بھی محروم نہیں

ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گا یا اللہ! ان کی مجلس میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو ذکر کرنے کی نیت سے نہیں آیا تھا ' بلکہ وہ تو اپنے کسی کام سے آیا تھا ' جب اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے سوچا کہ چلو تھوڑی دیر کیلئے میں بھی بیٹھ جاؤں وہ ذکر کرنے کی نیت سے ہرگز نہیں آیا تھا۔ نہ اس نے ذکر کیا تھا۔ تو کیا آپ نے اسکی بھی بخشش فرمادی؟ جواب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ﴿هُمْ جُلَسَاءٌ لاَ يَشْقَى جَلِيسُهُمْ﴾ یہ بیٹھنے والے ایسے پیارے ہیں کہ جو بھی ان کے پاس بیٹھ گیا ' اسکی بھی بخشش ہوگئی۔ جب یہ بخشے گئے تو وہ بھی بخشا

گیا۔(بخاری)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خاص کلمہ کا مطالبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: پروردگار عالم! مجھے ایسا کوئی خاص کلمہ بتائیے کہ میں تنہا اس کلمے کے ذریعہ آپ کو یاد کیا کروں ' کوئی اور اس کلمے کے ذریعہ آپ کو یاد نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ "لا الہ الا اللہ" سے مجھے یاد کیا کرو ' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ پروردگار عالم! یہ کلمہ تو ایسا ہے کہ ساری مخلوق اس کو پڑھتی ہے ' سبھی اس کلمہ کے ذریعہ آپ کو یاد کرتے ہیں۔ میری درخواست تو یہ تھی کہ مجھے کوئی خاص کلمہ ارشاد فرمایا جائے تاکہ میں ہی اس سے آپ کو یاد کروں ' کسی اور کو وہ کلمہ معلوم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! اے موسیٰ! یہ خاص ہی کلمہ ہے۔ لیکن ہم نے اپنی رحمت سے اسکو عام کیا ہوا ہے۔ .... بہر حال ' یہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" بہت خاص کلمہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اتنا عام کیا ہوا ہے کہ ہر کس و ناکس اسکو پڑھ سکتا ہے۔

اسی لئے یہ کلمہ تمام اذکار کا سردار ہے ' اس لئے چلتے پھرتے

اٹھتے بیٹھتے اس کلمہ کی رٹ لگاتے رہیں۔ اور اسکی طرف دھیان لگاتے رہیں جب یہ زبان پر ایسا رٹ جائے کہ بیساختہ زبان پر جاری ہو جائے ' اور دل میں رچ بس جائے اور دیگر اعضاء وجوارح سے حق تعالیٰ کی بھرپور اطاعت کی عادت پڑجائے اور اسکی نافرمانی سے بچنے کی ہمت ہو جائے۔ تو دل میں اللہ کی محبت بھر جائے گی۔ اور جب دل میں اللہ کی حال محبت بھر جائے گی تو پھر حضرت مجذوب صاحبؒ کا شعر جس میں ان کے دل کا حال مذکورہ ہے وہ انشاءاللہ ہمیں نصیب ہو گا ۔

یاد میں تیری سب کو بھلادوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹادوں خانہ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگادوں غم سے تیرے دل شاد رہے
اپنی نظر سے سب کو گرادوں تجھ سے فقط فریاد رہے
اب تو رہے بس تادم آخر ورد زبان اے میرے الٰہ

لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ

بس "لا الہ الا اللہ" کا ایسا ورد کریں کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے زبان پر یہ رواں ہو جائے۔ اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ کثرت تو

"لا الہ الا اللہ" کی ہو اور سو پچاس کے بعد اک بار محمد رسول اللہ ﷺ بھی ملالیا کریں اور صبح وشام کی جو مسنون تسبیحات ہیں۔ وہ بھی اپنے معمول میں رکھئے۔

اس کثرت ذکر کے نتیجے میں دل سے دنیا کی محبت نکلے گی۔ انشاء اللہ۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی' اور پھر اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کے دل میں اپنی یاد جمادیں۔ اور اپنی اطاعت کی توفیق دیں اور ہم سب کو خالص اپنا بنالیں اور اپنے مخلص بندوں میں داخل فرمالیں۔ آمین۔

احسان کر کے بھول جاؤ

حضرت لقمان علیہ السلام نے ساتویں نصیحت یہ فرمائی کہ جب تم کسی پر کوئی احسان کرو' تو احسان کرنے کے بعد اس کو ہمیشہ کیلئے بھول جاؤ۔ دوسرے پر احسان کرنا' اور اللہ کیلئے احسان کرنا یہ بہت بڑی عبادت ہے۔ ہم لوگ احسان کرنے کے بعد اسکو بہت یاد رکھتے ہیں۔ اگر اگلا شخص ہمارے ساتھ بھی احسان کرے تو تب تو ہم اپنا احسان چھپا کر رکھتے ہیں اور اس وقت اس کا اظہار نہیں کرتے کہ ہم نے بھی تم پر احسان کیا ہے' اس لئے وہ اس سے زیادہ ہم پر

احسان کر رہا ہے۔ لیکن جس وقت سامنے والے نے ہمارے ساتھ بدسلوکی کی' اور ہمارے احسان کا بدلہ نہ دیا تو فوراً ہم آپنے احسانات کی لسٹ اسکے سامنے کر دیتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت تمہارے ساتھ یہ احسان کیا۔ فلاں وقت یہ احسان کیا۔ فلاں وقت یہ احسان کیا۔ لیکن تم نے ہمارے سارے احسانات بھلا دیئے۔ ہاں بھائی یہ زمانہ تو احسان کرنے کا نہیں ہے' نیکی کرنے کا نہیں۔ میں نے ایسا سلوک کیا اور ایسی ہمدردی کی' اتنے ان کے کام کئے۔ اتنی خدمت کی' اور اس کا مجھے یہ بدلہ ملا .... دیکھئے سامنے والے شخص نے تو بدسلوکی کی کا گناہ کیا' لیکن احسان کرنے والے نے اپنا احسان جتلا کر اپنے احسان کی نیکی کو برباد کیا۔

صرف اللہ کیلئے احسان کرے

آدمی جب بھی احسان کرے تو صرف اللہ کیلئے کرے۔ (بدلے کی نیت سے نہ کرے۔) اور احسان کرنے کے بعد ہمیشہ کیلئے اس کو بھول جائے' تاکہ وہ احسان کی عبادت ضائع نہ ہو۔ ورنہ ذرا سا احسان جتلانے سے سارے احسان پر پانی پھر جاتا ہے۔ مثلاً ایک لاکھ روپے کے ذریعہ آپ نے کسی کی خدمت کر دی۔ یہ احسان کیا

'اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے لیکن اگر آپ نے وہ احسان جتلا دیا تو بس اسی لمحے وہ سب اکارت ہو گیا۔ وہ ایک لاکھ روپیہ خاک اور مٹی بن گیا۔ اور اگر اس لاکھ روپے کا کسی سے تذکرہ ہی نہ کریں 'نہ خود اسکے سامنے اور نہ دوسروں کے سامنے 'بلکہ اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھیں تو اللہ تعالیٰ اس پر ثواب عظیم عطا فرمائیں گے ، جسکی تفصیل احادیث طیبہ میں مذکورہ ہے۔

دوسروں کی مدد کی فضیلت

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی مسلمان کے ساتھ اسکی کسی خدمت کے سلسلے میں اور اس کے کسی کام کو بنانے کیلئے اس کے ساتھ مدد کیلئے چلا جاتا ہے تو ہر قدم پر اس کو ستر نیکیاں ملتی ہیں۔ اور ستر گناہ (صغیرہ) معاف ہوتے ہیں۔ یہاں تک وہ اس جگہ واپس لوٹ آئے۔ جہاں سے وہ چلا تھا۔ اور اگر اس کے جانے سے اس کا کام ہو جائے تو یہ کام کرنے والا گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اسکی ماں نے اسکو جنا ہے۔ اگر اس دوران اس کا انتقال ہو جائے تو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہو گا۔ (ابن ابی الدنیا)

ستر ہزار فرشتے دعائیں لگادیں

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی کسی ضرورت میں کوشش کرتا ہے جس سے اسکا حال بہتر ہو جائے اور اسکی پریشانی دور ہو جائے اور اس کا کام بن جائے جس کے نتیجے میں اس کی طبیعت بہتر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کام کرنے والے پر پچھتر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں۔ پھر اگر اس نے اس مسلمان کی حاجت وضرورت صبح کے وقت پوری کی تھی تو اس کے واسطے یہ فرشتے شام تک رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں .... اور اگر شام کے وقت اس نے وہ کام کیا تھا تو صبح تک اسکے لئے دعاء رحمت کرتے رہتے ہیں۔ اور جب وہ کام کر کے واپس لوٹتا ہے تو ہر ہر قدم پر ایک گناہ مٹادیتے ہیں اور ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ (ابن حبان)

یہ صرف کوشش کرنے کا ثواب ہے۔ اور اگر ایک شخص دوسرے کی کوئی خدمت کردے، اور اس کا کوئی کام بنادے تو اس کا ثواب تو اس سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

احسان کرنا عبادت کب ہے؟

بہر حال یہ احسان کرنا بہت بڑی عبادت بھی ہے۔ لیکن یہ عبادت اس وقت ہے جب صرف اللہ کے واسطے ہو۔ اور اس کے کرنے کے بعد آدمی ہمیشہ کیلئے بھول جائے۔ چاہے وہ ہمارے ساتھ بد سلوکی کرے' اور ہمارے احسان کا کوئی بدلہ نہ دے' تب بھی ہم بھول کر بھی اپنی زبان پر وہ احسان نہ لائیں۔ اور احسان نہ جتلائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو وہ تو احسان کا بدلہ نہیں دے سکا۔ دوسر طرف ہم احسان جتلا کر اپنے احسان پر خود کلہاڑی ماریں۔ اور اس احسان پر آخرت میں جو ثواب ملنے والا تھا۔ اس کو ضائع کر دیں' بلکہ آخرت میں اس احسان جتلانے پر پکڑ ہو گی۔ اس لئے کہ احسان کرنے والے کیلئے ثواب ہے۔ اور احسان جتلانے والے کیلئے عذاب ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا:

تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے نہ ہم کلام ہوں گے نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ان کو پاک وصاف فرمائیں گے۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مذکورہ بات تین بار ارشاد فرمائی (تاکہ اچھی طرح تاکید ہو جائے اور اہمیت کے ساتھ یہ بات ذہن میں نقش ہو جائے یہ سن کر) حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو خائب و خاسر ہو گئے یہ کون لوگ ہیں؟............ آپ نے ارشاد فرمایا:

(۱) تہبند یا شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا

(۲) احسان جتانے والا

(۳) جھوٹی قسم کھا کر سامان کو (فروخت کرنے اور) رواج دینے والا۔ (مسلم شریف)

لہذا احسان جتانے سے بچنا چاہئے اور احسان کر کے احسان کو بھول جانا چاہئے۔

رشتہ داروں کے احسانات

دیکھئے: شوہر بھی احسان کرتا ہے۔ بیوی بھی احسان کرتی ہے۔ ماں باپ بھی احسان کرتے ہیں۔ اولاد بھی احسان کرتی ہے۔ بھائی بھی احسان کرتا ہے۔ رشتہ دار بھی احسان کرتے ہیں۔ معاشرے میں ایک دوسرے پر احسان کیا جاتا ہے۔ اور یہ احسان

کرنا زندگی کا ایک لازمہ ہے۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ احسان صرف اللہ کیلئے کریں۔ دوسرے یہ کہ احسان کر کے بھول جائیں۔ کبھی کسی کے سامنے اسکا تذکرہ نہ کریں۔

دوسرے کی بدسلوکی بھول جاؤ

آٹھویں نصیحت یہ فرمائی کہ جب کوئی شخص تمہارے ساتھ بدسلوکی کرے' پریشان کرے اور ستائے تو اس کو ہمیشہ کے لئے بھول جانا چاہئے۔ دیکھئے : انسان دوسرے انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے' اور مل جل کر رہنے میں انسان کو جہاں دوسرے انسانوں کی خدمت کرنی پڑتی ہے۔ وہاں دوسرے انسانوں کی طرف سے بدسلوکیاں بھی پیش آتی ہیں۔ دوسرے لوگ لعن وطعن بھی کریں گے۔ تکلیف بھی دیں گے۔ نقصان بھی کریں گے۔ لڑائی جھگڑے بھی کریں گے' یہ سب انسانوں کی زندگی میں ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان دوسرے انسانوں کے ساتھ بھی رہے' اور پھر کسی کے ساتھ کوئی نا اتفاقی نہ ہو۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ دوسرے انسانوں سے اس کو جو تکلیف پہنچی ہے اسکو اللہ کیلئے معاف کردے۔ اگرچہ جتنا اس نے ستایا ہے شرعاً اتنا بدلہ بھی لے سکتا ہے۔ لیکن

اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اللہ کیلئے اسکو معاف کر دے۔ اور معاف کرنے کے بعد اسکی بد سلوکی کو ہمیشہ کیلئے بھول جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تعلقات بہت جلد بحال ہو جائیں گے۔ دل آپس میں جڑ جائیں گے۔ تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ اور انسان کو زندگی گزارنے کیلئے تعلقات کا بہتر ہونا بہت ضرور ہے۔

دوسروں کی بد سلوکی یاد رکھنے کا نتیجہ

اگر انسان ان تمام تکالیف کو یاد رکھے جو دوسروں سے پہنچی ہیں تو دوسروں سے قطع تعلقی رہے گی نا اتفاقی رہے گی ' اور ایک دوسرے کے ساتھ میل جول نہیں ہو سکے گا ' اور یہ نا اتفاقی بیسیوں گناہوں کی جڑ ہے ' اور اگر گناہ نہ بھی سرزد ہوں تب بھی اس کے نتیجے میں انسان کی زندگی بے آرامی اور بے سکونی کی شکار ہو جائے گی۔ انسان کی زندگی میں اسی وقت راحت ہوتی ہے کہ بھائی بھائی آپس میں جڑے رہیں ' ایک دوسرے سے ملاقات کریں ' ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات رکھیں۔ اور دوسرے عزیز و اقارب کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہوں ' محبت کے تعلقات ہوں ' اور دنیا کی زندگی کا مزہ اور راحت اسی کے

اندر ہے' لہذا دوسروں سے پہنچنے والی تکالیف کو بھول جائے۔

شادی بیاہ میں دوسروں کو منانا

جب شادی بیاہ کا موقع آتا ہے تو وہ روٹھا منائی کا موقع ہوتا ہے۔ ادھر فلاں خاتون روٹھی بیٹھی ہے' دوسرے طرف فلاں رشتہ دار روٹھے بیٹھے ہیں۔ اب ایک دوسرے کو منایا جارہا ہے' ہاتھ پاؤں جوڑے جارہے ہیں۔ اور یہ کہا جارہا ہے اب شادی میں شرکت کرلو۔ اور جو باتیں پہلے ہو چکی ہیں ان کو چھوڑ دو.......... چنانچہ اسکے جواب میں روٹھنے والا کہتا ہے کہ نہیں صاحب اب تو تم قابو میں آئے ہو' اب تمہیں ساری باتیں صحیح کرنی پڑیں گی' اور اب تم ہمارے سامنے ناک رگڑو' چنانچہ روٹھنے والا اس سے ناک رگڑواتا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتا کہ کیا تمہارے یہاں شادی نہیں ہوگی' آج تو تم نے اس سے ناک رگڑوادی' جب کل کو تمہارے ہاں شادی ہوگی تو وہ روٹھ جائے گا۔ تو یہ شادی ہے یا قیامت ہے۔ اس لئے حضرت تھانویؒ کا یہ ارشاد بالکل صحیح ہے کہ منگنی قیامت صغریٰ ہے اور شادی قیامت کبریٰ ہے.......... بس راحت اور سکون کا راز اس میں ہے کہ انسان دوسروں کی دی ہوئی تکلیفوں کو بھول جائے

'اس کے نتیجے میں ہمیشہ کیلئے دل آپس میں ملے رہیں گے ' اور جس نے آپ کو تکلیف دی ہے۔ اور آپ کو ستایا ہے آپ کے خاموش رہنے سے وہ اندر ہی اندر شرمندہ ضرور ہو گا۔ اور پھر کبھی بھی انشاء اللہ وہ ایسی حرکت نہیں کرے گا۔

خلاصہ

بہر حال ' حضرت لقمان علیہ السلام کی یہ آٹھ نصیحتیں تھیں۔ جن میں سے پہلی نصیحت یہ تھی کہ جب تم نماز کے اندر ہو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔ دوسری نصیحت یہ تھی کہ جب دستر خوان پر بیٹھو تو اپنے حلق کی حفاظت کرو۔ تیسری نصیحت یہ تھی کہ جب دوستوں میں بیٹھو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ چوتھی نصیحت یہ تھی کہ جب تم کسی کے گھر جاؤ تو اپنی نظر کی حفاظت کرو۔ اور پانچویں نصیحت یہ تھی کہ موت کو ہمیشہ یاد رکھو ' اور چھٹی نصیحت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھو۔ ساتویں نصیحت یہ تھی کہ احسان کر کے اپنے احسان کو بھول جاؤ ' اور آٹھویں نصیحت یہ تھی کہ کسی نے اگر تمہارے ساتھ بد سلوکی کی ہے۔ بد تمیزی کی ہے تو اس کو معاف کر کے اسکے تکلیف پہنچانے کو ہمیشہ کیلئے بھول جاؤ۔ یہ آٹھ نصیحتیں ہیں جو حضرت لقمان علیہ السلام نے چار ہزار پیغمبروں کی

خدمت میں رہ کر حاصل کی ہیں۔ اور ہمیں یہ نصیحتیں مفت میں حاصل ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین